نمبر ۹۳ | مورخہ ۴ فروری سنہ ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ رمضان سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ خاندانِ نبوت میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جو ریاست جموں کے تازہ واقعات اور رُوح فرسا حادثات کے متعلق حالات معلوم کرنے کی غرض سے بھیجے گئے تھے۔ جموں۔ میرپور اور جہلم کے مضافات کا دورہ کرنے اور وہاں سے اہم معلومات حاصل کرنے کے بعد یکم فروری واپس قادیان آ گئے ہیں۔

حصہ داران کمیٹی مکانات کے متعلق تین ضروری امور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں مکانات بنانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کے ماتحت جو تعاونی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اور جس کے قواعد جلسہ سالانہ کے بعد حصہ دار اصحاب کو بھجوائے گئے تھے۔ اس کے متعلق احباب مندرجہ ذیل تین امور ملحوظ رکھیں:۔

۱۔ کئی ایک احباب کے زبانی تذکرہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ کمیٹی مکانات کے حصہ دار بننے سے اس خیال سے رُک گئے ہیں۔ کہ حصے پورے ہو چکے ہونگے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو اور احباب حصہ دار بننا چاہتے ہوں۔ وہ جلد اطلاع دیں:۔

۲۔ جن حصہ دار احباب کو قواعد بھجوائے جا چکے ہیں۔ وہ جواب بھیجنے کی طرف جلد توجہ کریں۔ ابھی تک بہت کم احباب نے جواب دیا ہے:۔

۳۔ قواعد میں یہ بات بھی درج ہے۔ کہ ہر ماہ کی ۱۵۔ تاریخ تک قسط پہنچ جانی چاہیئے۔ اس کے متعلق یہ بات ملحوظ ہے۔ کہ بجائے ۱۵ کے ہر مہینہ کی ۲۱۔ تاریخ تک مقامی جماعت کی معرفت قسط معہ رقم چندہ بھجوانا احباب نے پسند فرمایا ہے۔ اس لئے تمام حصہ داران ہر ماہ کی ۲۱۔ تاریخ تک قسط بھجوا سکتے ہیں۔ اور پہلی قسط ۲۱۔ فروری تک مبلغ تیس روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوا دیں۔ نیز قواعد میں یہ بھی ایزاد کر لیں۔ کہ ایک ماہ کی کمیٹی ریزرو رکھی جائے گی۔ تاکہ جس ماہ میں کوئی حصہ دار وقت پر قسط ادا نہ کر سکے۔ اُس کے حصہ کی رقم فوراً ریزرو رقم سے ڈالدی جائے۔ نادہندہ دوست سے بعد میں قسط معہ جرمانہ وصُول کر کے قسط کو ریزرو رقم میں۔ اور جُرمانہ کو دفتر کمیٹی کے حساب میں ڈال دیا جائیگا:۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹیں

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

انگلستان

۳۱۔ دسمبر اور ۷۔ جنوری کو خطوط مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد لنڈن اور مولوی محمد یار صاحب نائب امام نے لکھے۔ ان کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:۔

۱۔ اتوار کے دن ۲۹ افراد مسجد میں آئے جن کو تبلیغ سلسلہ کی گئی۔ اور درس دیا گیا۔ جس میں شادی کے متعلق اسلامی احکام بیان کئے گئے ان اصحاب میں سے ایک صاحب سیٹھ علی بھائی صاحب جوہری بمبئی کے تھے۔ جو اپنی یورپین بیوی کو ہمراہ لے کر آئے۔ اور مسجد، مکان، باغیچہ کی صفائی اور خوبصورتی کو بھی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ سلسلہ کے متعلق اچھا اثر لے کر گئے۔

۲۔ بنکس فیملی نے امام اور نائب امام کو دعوت چائے دی اس موقعہ پر امام صاحب نے مسز بنکس کے والدین کو تبلیغ کی۔ اور یورپین لوگوں اور عیسائیوں کی بعض قبیح رسومات، کو ان پر واضح کیا۔

۳۔ ایک نومسلم مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ اتوار مینگل اور جمعرات کو باقاعدہ قرآن مجید پڑھتے ہیں۔

۴۔ جمعہ کی نماز باقاعدہ مسجد میں ہوتی ہے۔ مسز خدیجہ نے چند پودے باغیچہ کے لئے دیئے۔ فقیر محمد خاں صاحب اگزیکٹو انجنیئر نے ایک انگریز لڑکے کو تبلیغ کی۔ اور تحفہ ویلز اور ٹیچنگز آف اسلام خرید کر پڑھنے کو دیں۔ اس وقت بفضل خدا ۵۹ خاندان جو مسلمان ہوئے موجود ہیں۔ ان کو احمدیہ مشن نے بذریعہ سرکار ماہ رمضان میں روزے رکھنے اور تہجد پڑھنے اور دعائیں کرنے کی تاکید کی۔

امریکہ

۱۷۔ دسمبر اور ۲۴۔ دسمبر ۱۹۳۱ء کے لکھے ہوئے خطوط جو صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے بنگالی کی طرف سے پہنچے۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

۱۔ صوفی صاحب ان دنوں Imdinapolis گئے۔ جہاں باقاعدہ انجمن احمدیہ ہے۔ اور وہ اخلاص سے کام کر رہی ہے وہاں کی جماعت نے جلسہ کیا۔ جس میں کالے اور گورے شامل ہوئے۔ صوفی صاحب نے تقریر کی۔ دو گورے پانچ گھنٹہ لگاتار اسلام کی صداقت کے متعلق سوال و جواب کرتے رہے۔ آخر دونوں اسلام میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ۔

۲۔ مسلم سن رائز کا پرچہ ان دنوں شائع ہوا۔ جو تمام خریداروں کو بھیجا گیا ہے۔ یہ رسالہ اشاعت اسلام کا بہترین کام کر رہا ہے۔ دوستوں کو اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۳۔ ایک نومسلم جو آج سے ۲ سال قبل صوفی مطیع الرحمن صاحب کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ ایک مقام Kansesahp میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ صوفی مطیع الرحمن صاحب ان کو کتابیں اور ہدایات بھیجتے رہے ہیں۔ اس جگہ اس وقت تک ۲۴ افراد داخل اسلام ہو چکے ہیں۔

۴۔ ان ایام میں North Weslern University کے ایک جلسہ میں صوفی صاحب نے تقریر کی۔

حیفا (فلسطین)

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری فلسطین میں تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہیں۔ ان کے خط مورخہ ۱۱ جنوری کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

۱۔ حمص سے نو احمدی محمود ابراہیم صاحب نے مفتی حمص کی کتاب "لوامع الحق المبین" بھیجی ہے۔ جس کا جواب مولوی صاحب اپنے سہ ماہی رسالہ البشارۃ الاسلامیہ میں شائع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ رسالہ اوائل فروری میں چھپ کر خریداروں کو پہنچ جائیگا۔

۲۔ اس ہفتہ میں مولوی صاحب نے ۱۲ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ اور ان کو کتب مطالعہ کی غرض سے دیں۔ ایک تعلیم یافتہ نوجوان شیبان یوسف نامی جو وہاں کے ایک مدرسہ میں مدرس ہے داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔

۳۔ ان ایام میں حیفا میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کو دعوت دی گئی جس میں بہت سے اصحاب کو سلسلہ احمدیہ سے واقفیت کرائی گئی۔

۴۔ سردیا کے مندوب در موتمر اسلامی سے ملاقات کر کے سلسلہ کی بعض کتب تحفۃ دیں۔ علاوہ اس کے عیسائیوں اور ایک پادری کو تبلیغ کی۔

۵۔ جماعت نے ۳ جلسے کئے۔ احمدیہ مسجد کبابیر کی تعمیر کا کام جو کچھ دنوں سے بند ہو گیا تھا۔ اب پھر شروع کر دیا گیا ہے۔

جاوہ

مولوی رحمت علی صاحب جاوہ میں سرگرمی سے خدمات اسلام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے خط ۷۔ اور ۲۱ جنوری کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

۱۔ مولوی صاحب نے ۳ جنوری کو ورزہ کی فلاسفی پر ایک بڑے مجمع میں لیکچر دیا۔ جس اشاعت ... [illegible]

میر واعظ یوسف شاہ صاحب کی فتنہ انگیزی کیخلاف مسلمانان کشمیر کے جذبات

سری نگر، یکم فروری نذیر احمد صاحب حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔ آج میر واعظ یوسف شاہ کانی کدل میں وعظ کر رہے تھے۔ کہ ان سے مستفید ہونے کے لئے لوگ ایک گدھے کو لے آئے۔ اجتماع میں سخت بدنظمی اور دھکا پیل شروع ہو گئی۔ جس کے دوران میں میر واعظ صاحب پر سخت آوازے کسے گئے۔ اور اتنا شور و غل بپا ہوا۔ کہ یوسف شاہ صاحب منبر کو چھوڑ دینے اور پھر مسجد سے نکل جانے پر مجبور ہو گئے۔ چند ایک لفنگوں کے ہمراہ جن پر آج کل وہ خاص طور پر مہربان ہیں۔ گھر جا رہے تھے۔ کہ لوگ اس گدھے کو بصورت جلوس دوبارہ راستہ میں ان کے سامنے لے آئے۔

مندرجہ بالا تار جو سری نگر سے ہمارے پاس برائے اشاعت پہونچا ہے۔ درج کرتے ہوئے ہم مسلمانان کشمیر سے یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ بے شک میر واعظ یوسف شاہ صاحب کا رویہ مسلمانوں کے مفاد۔ اور ان کے حقوق کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ اور ذمہ وار مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس کے مضرات سے عام مسلمانوں کو بچائیں۔ اور واعظ صاحب کی فتنہ انگیزی سے متاثر نہ ہونے دیں۔ تاکہ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور جس کے لئے اس وقت تک نہایت شاندار اور حیرت انگیز قربانیاں وہ پیش کر چکے ہیں۔ اسے کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے۔ لیکن اس کے لئے جو بھی طریق عمل اختیار کیا جائے۔ اس میں اسلامی وقار اور سنجیدگی کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور اس طرح اخلاقی لحاظ سے بھی مفید اثر پیدا کرنا چاہیئے۔

ہمارے نزدیک میر واعظ صاحب کو چیلنج دینا چاہیئے۔ کہ وہ پبلک میں واقعات اور دلائل کے ساتھ ثابت کریں۔ کہ ان کا ایک طرف ریاست سے گہرے تعلقات رکھنا۔ اور دوسری طرف احراریوں کے قانون شکن رویہ کی حمایت کرنا مسلمانان کشمیر کے حقوق اور مطالبات کے لئے کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ ثابت کیا جائے۔ کہ میر واعظ صاحب نے یہ ڈھنگ ریاست کے ساتھ ساز باز کر کے محض اس لئے اختیار کیا ہے۔ کہ حکومت ہند کو مسلمانوں کے خلاف کر دیا جائے اور اس طرح ریاست کے لئے مسلمانوں کے مطالبات کو نظر انداز کرنے کا موقعہ پیدا کیا جائے۔ ہمارے پاس اس بات کا قطعی ثبوت موجود ہے۔ کہ میر واعظ صاحب نے شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی مخالفت کی وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ وہ چونکہ انگریزوں کو ریاست میں لانا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں ان کا مخالف ہوں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت ہند مسلمانان کشمیر کے حقوق اور مطالبات کے متعلق جو اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہتی ہے۔ میر واعظ صاحب اس کو زائل کرنے میں مصروف ہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے احراریوں کی حمایت شروع کی ہے۔ تا حکومت ہند پر یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ مسلمانان کشمیر بھی قانون شکنی پر اتر آئے ہیں۔ اس طرح ریاست کو نہ صرف مسلمانوں کے حقوق سے اغماض برتنے کا موقعہ مل جائے۔ بلکہ مزید تشدد اور جبر کے لئے بھی راستہ کھل جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔

غرض میر واعظ صاحب کے فتنہ اور ان کے نقصان رساں طریق عمل کو پوری وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے رکھا جائے۔ اور عمدگی کے ساتھ اس کے مضرات ان کے ذہن نشین کئے جائیں۔ لیکن اسلامی وقار اور متانت کا ضرور خیال رکھا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ فروری ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

حکومت فرقہ وارانہ حقوق کا کیوں تصفیہ نہیں کرتی

اقلیتوں کو مطمئن کر کے حکومت موجودہ خطرات کا کامیاب مقابلہ کر سکتی ہے

ہندوستان کی نازک حالت

ملکی حالات اور روزمرہ کے واقعات کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ ہندوستان کی حالت روز بروز نازک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ خطرات بڑھ رہے ہیں۔ بد امنی اور بے چینی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور کانگرسی حلقے علم تشدد کے ان دعاوی سے جو پہلے بھی ہر موقعہ پر بے حقیقت ثابت ہو چکے ہیں۔ دست بردار ہو کر تشدد اختیار کر رہے ہیں۔ سرکاری حکام کی زندگیوں کو خطرہ میں ڈالنے اور ان پر حملے کر کے خونریزی کا ارتکاب کرنے کے انفرادی واقعات کے علاوہ روزانہ کسی نہ کسی مقام پر کانگرسی ہجوم کے پولیس سے متصادم ہونے قانون شکنی کو روکنے والے افسروں پر حملے کرنے اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے حادثات رونما ہو رہے ہیں ؛

کانگرسیوں کا تشدد

کانگرس کی تحریک پر یوم سرحد منانے کے سلسلہ میں کئی ایک مقامات پر ہجوم نے پولیس پر حملے کئے۔ جس کے نتیجہ میں پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ ۲۹ جنوری بمبئی میں ایک طرف تو کانگرسیوں نے کئی جگہوں پر آگ لگا دی۔ اور دوسری طرف راستے روک کر ٹائر انجنوں کی نقل و حرکت میں روک ٹوک ڈال دی۔ پولیس پر سنگ باری کی گئی۔ ایک پولیس کی چوکی کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ بلدیہ کی تین صفائی کی گاڑیاں جلا دی گئیں ؛

اسی طرح دہلی میں بھی ۲۹ جنوری کو کانگرس کا جو جلوس نکلا۔ اس میں سے پولیس پر پتھر پھینکے گئے۔ جس سے پولیس مین کو زخم آ گئے۔ اور بھی کئی مقامات پر ایسا ہی ہوا۔ اس کے مقابلہ میں پولیس نے بھی کئی جگہ لاٹھیوں کے ذریعہ اور بعض دفعہ گولیوں کے ذریعہ ہجوم پر قابو پانے کی کوشش کی ؛

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ حکومت نے کانگرس کی قانون شکن اور خلاف امن سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ہر ممکن انتظام کر رکھا ہے۔ ہر جگہ کے کانگرسی سرغنے گرفتار ہو چکے ہیں۔ تمام کی تمام کانگرس کمیٹیاں خلاف قانون قرار دی جا چکی ہیں۔ اور حکام نہایت سرگرمی کے ساتھ قانون کا احترام کرانے اور امن قائم رکھنے میں مصروف ہیں۔ لیکن حالات کے تشویشناک ہونے میں کلام نہیں اور اس تکلیف دہ حالت کے جلد تبدیل ہونے کے متعلق کوئی توقع نہیں کی جا سکتی ؛

وائسرائے کی تقریر

یہی وجہ ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے اسمبلی کے اجلاس میزانیہ میں جو ۲۵ جنوری کو منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے اختیار کردہ طریق عمل کے متعلق کہا ہے۔ کہ

"میں جانتا ہوں۔ میرے یا میری حکومت کی طرف سے مصالحت کے راستہ پر گامزن ہونے میں اس وقت تک کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوئی۔ صوبہ سرحد اور صوبجات متحدہ میں کانگرس کی سرگرمیوں نے حکومت کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ ایسے ذرائع اختیار کرے۔ جو ہماری خواہشات کے خلاف اور اس حکمت عملی کے منافی تھے۔ جو ہم مسلسل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن جب ایک مرتبہ یہ ذرائع اختیار کر لئے گئے ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک وہ سرگرمیاں قطعی طور پر ترک نہیں کی جائیں جن کی وجہ سے یہ ذرائع اختیار کرنے پڑے یہ نہ تو واپس لئے جا سکتے ہیں۔ نہ معطل کئے جائیں گے۔ کانگرس نے حکومت کی مصالحانہ کوششوں کا یہ جواب دیا تھا۔ کہ اس کا مقصد ہندوستان کے طول و عرض میں اپنی سرگرمیوں کو وسیع پیمانے پر جاری کرنے اور سول نافرمانی کو دوبارہ جاری کر کے نظام حکومت کو تہ و بالا کرنے کا اعلان تھا۔ کوئی حکومت جو صحیح معنوں میں حکومت ہو۔ اس چیلنج کو قبول کرنے سے پس و پیش نہیں کر سکتی تھی۔ عوام کے لئے یا ان لوگوں کے لئے جو قوانین کی خلاف ورزی کرنا پسند کرتے ہیں۔ کسی قسم کی غلط فہمی کی کوئی گنجائش نہیں رہنی چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں کسی قسم کی رعایت نہیں ہو سکتی۔ میں نے اور میری حکومت نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس تحریک کے خلاف جنگ کریں۔ اور اسے شکست دیں۔ ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے منظم حکومت اور انفرادی آزادی کے لئے ایک خطرہ بنی رہے گی۔"

خطرات میں کمی نہیں

اگرچہ ہر آئین پسند انسان کو وائسرائے کے اس خیال سے اتفاق ہوگا۔ کہ جب تک کانگرس اپنا موجودہ رویہ تبدیل کر کے اپنی سرگرمیوں کو آئین کے اندر نہ لے آئے۔ اس کے ساتھ کسی قسم کی مصالحت اور سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن وائسرائے نے مندرجہ بالا سطور میں جو عزم اور ارادہ ظاہر کیا ہے۔ وہ اس بات کا بھی تو پتہ دے رہا ہے۔ کہ حالات کے تشویشناک ہونے اور ملک کے لئے خطرات میں ابھی تک کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ اور جن خدشات کو دور کرنے کے لئے حکومت نے کانگرس کے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہے۔ وہ بدستور موجود ہیں ؛

اقلیتوں میں اضطراب

ایسی صورت میں حکومت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ جہاں کانگرس کے مقابلہ میں اپنی سرگرمیوں کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کرے۔ وہاں ان اقوام کو جو کانگرس سے علیحدہ ہیں۔ اور آئینی حدود کے اندر رہ کر اپنے حقوق حاصل کرنے۔ اور اپنے مطالبات منوانے کی سعی کر رہی ہیں۔ مطمئن کرنے کا جلد سے جلد انتظام کرے۔ لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت نے اس پہلو کو بڑی حد تک نظر انداز کر رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کی تمام اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں میں بے حد اضطراب اور بے چینی پھیل رہی ہے ؛

دستوری کمیٹیوں سے علیحدگی کی تحریک

یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی کئی ایک سیاسی انجمنیں مسلمان لیڈروں سے مطالبہ کر رہی ہیں۔ کہ جب تک حکومت فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ کر کے مسلمانوں کو مطمئن نہ کرے۔ اس وقت تک وہ دستوری کمیٹیوں میں شرکت اختیار نہ کریں۔ کیونکہ اس بارے میں حکومت نے گول میز کانفرنس کی ابتدا سے لے کر اس وقت تک جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی مایوس کن اور اضطراب انگیز ہے ؛

وزیر اعظم کا ٹال مٹول

خیال کیا جاتا تھا۔ کہ جب پہلی دفعہ گول میز کانفرنس میں ہندو مسلمان نمائندے فرقہ وارانہ حقوق کا کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ تو وزیر اعظم کے اعلان میں اس کا ذکر آ جائے گا۔ کیونکہ یہ ہندوستان کے آئندہ

دستور کا سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ تھا۔ اور اس کے تصفیہ کے بغیر جدید نظام حکومت مرتب ہونا ناممکن تھا۔ لیکن وزیر اعظم نے یہ نصیحت کر کے کہ ہندو مسلمانوں کو مزید غور کر کے خود ہی اس کا حل تجویز کرنا چاہیئے۔ اور اپنی طرف سے یہ مجمل سا وعدہ دے کر کہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ اسے نظر انداز کر دیا۔ اس کے بعد دوسری دفعہ جو گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں کانگرس کے واحد نمائندہ گاندھی جی کے ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق خیالات سننے اور یہ سمجھ لینے کے بعد کہ کانگرس کسی صورت میں بھی مسلمانوں کو ان کے حقوق دینے کے لئے تیار نہیں۔ پھر بھی وزیر اعظم نے کوئی فیصلہ نہ دیا۔ اور صرف یہ کہا۔ کہ اگر مختلف اقوام کا اپنے حقوق کے متعلق آپس میں سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو حکومت اپنی طرف سے فیصلہ صادر کر دے گی ؛

آپس میں سمجھوتہ ناممکن ہے

اگرچہ آپس میں سمجھوتہ ہونے کے تمام امکانات کا گول میز کانفرنس میں ہی خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور وزیر اعظم کے سامنے خاتمہ ہو چکا تھا۔ لیکن اب تو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ کوئی صورت ممکن ہے۔ جیسا کہ وائسرائے ہند نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ کانگرس نے حکومت کو تہ و بالا کرنے کا اعلان کر رکھا ہے۔ اور جو قوم نہ صرف حکومت کو کھلم کھلا یہ چیلنج دے سکتی ہو۔ بلکہ اس کے لئے سرگرم عمل بھی ہو سکتی ہو۔ اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنہیں وہ نہایت ہی کمزور اور بے کس اقلیت سمجھتی ہے۔ سمجھوتہ کرنے اور ان کے غصب کردہ حقوق دینے کے لئے طیار ہو سکیگی۔ دُور از عقل و فکر بات ہے ؛

مصلحتِ وقت

پس جبکہ ایک طرف ہندو مسلمانوں کے آپس میں سمجھوتہ کا کوئی امکان ہی نہیں۔ اور ہندو کانگرس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر حکومت کے لئے مستقل خطرہ کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمان حکومت کے مذبذب طریق عمل سے اضطراب اور بے چینی کا اظہار کر رہے اور اپنے آپ کو خطرہ میں سمجھتے ہیں۔ تو قرینِ دانش اور مصلحتِ وقت یہی ہے۔ کہ حکومت جلد سے جلد فرقہ وارانہ حقوق کے فیصلہ کا اعلان کر دے۔ تاکہ مختلف قومیں اس اعلان کے رو سے اپنی آئندہ پوزیشن سے مطمئن ہو کر دستورِ حکومت کی تعمیر میں حکومت کے ساتھ تعاون کر سکیں ؛

اقلیتوں کے شکوک و شبہات

اس وقت تک جس قدر لیت و لعل سے کام لیا جا رہا ہے۔ وہ اقلیتوں کے شکوک و شبہات میں اضافہ کرنے کے سوا حکومت کے لئے کسی رنگ میں بھی کوئی مفید نتیجہ مرتب نہیں کر رہا۔ اس وقت حکومت بے شک کانگرس کی خلاف آئین سرگرمیوں کو کچلنے کا عزم ظاہر کر رہی ہے۔ لیکن اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہے۔ کہ ہندوؤں کو آئندہ دستور اساسی کی ترتیب میں اپنے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ کر سکے۔ اور جب یہ مقصد حاصل ہو گیا۔ تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ حکومت ہندو اکثریت کے ساتھ سمجھوتہ کر کے ایسا فیصلہ نہ صادر کر دے گی۔ جو مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کے بالکل خلاف ہو۔ کیونکہ ابھی تک مسلمانوں کے مطالبات میں سے کسی ایک کو بھی مکمل طور پر پورا نہیں کیا گیا۔ اور ہر بات کو الجھن میں ڈال رکھا ہے ؛

حکومت فیصلہ کن رویہ اختیار کرے

پس موجودہ حالات کی نزاکت، مسلمانوں کی بے چینی۔ اور اضطراب اور ان مواعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو اقلیتوں کی حفاظت کے متعلق بارہا کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ فیصلہ کن رویہ اختیار کرے۔ اور مسلمانوں کو یقین دلا دے۔ کہ پنجاب اور بنگال میں ان کی اکثریت محفوظ کر دی گئی ہے۔ صوبہ سرحد کو ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ مرکزی حکومت میں ان کے حقوق کا پورا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اگر حکومت یہ قدم اٹھائے اور اسے ضرور اٹھانا چاہیئے۔ تو وہ نہ صرف خلافِ قانون اور نظامِ حکومت کو درہم برہم کرنے والی تحریکوں کے مقابلہ میں اپنی پوزیشن کو بہت مضبوط بنا لے گی۔ بلکہ آئندہ نظام حکومت کے مرتب کرنے میں بھی اسے بہت بڑی امداد حاصل ہو جائے گی ؛

جماعت احمدیہ کے عقائد کی صداقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جن بیّن دلائل۔ اور روشن براہین کے ساتھ تعلیم اسلام پر قائم کیا ہے اور علماء سُو کی کج فہمیوں اور کج رویوں کی وجہ سے اسلام کے جن مسائل پر گرد و غبار پڑ چکی تھی۔ انہیں جس عمدگی سے صاف کیا ہے۔ اس کا اندازہ نہ صرف اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہر فرقہ اور ہر درجہ کے حق پسند لوگ باوجود مخالفین کی سر توڑ کوششوں کے اور باوجود ان کی بے حد ایذا رسانیوں کے آپ کی جماعت میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ اس فہرست سے بھی ظاہر ہے جس کا ایک حصہ اس اخبار میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اگر کوئی ان علمی مباحث پر ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کرے۔ جو اختلافی مسائل کے متعلق ہم میں اور ہمارے مخالفین میں ہوتے رہتے ہیں۔ تو بھی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جن مضبوط اور پختہ دلائل پر اپنے عقائد کی بنیاد رکھتی ہے کسی کیلئے انکی تردید کرنا ناممکن ہے۔ اور ان کے خلاف قلم اٹھانا اپنی پردہ دری کرانا ہے ؛

اسکی تازہ مثال اگر دیکھنا چاہیں۔ تو اخبار مدینہ بجنور (۲۲ جنوری) کا وہ ریویو ملاحظہ کر لیا جائے۔ جو "مولانا مولوی حافظ قاری حکیم۔ رئیس المتکلمین۔ فخر مناظرین محمد یٰسین صاحب انصاری ہلالی۔ فاضل مناظر اسلام" سہارنپوری کی کتاب "مہر نبوت اور ختم رسالت" پر کیا گیا ہے۔ اور جس میں اتنے لمبے چوڑے خطابات کے حامل کے متعلق لکھا ہے :-

"ہمیں افسوس ہے۔ کہ ایک معمولی استعداد کے آدمی نے اس نہایت اہم مسئلہ پر بحث کر کے خلط مبحث کرنے کے سوا کوئی نتیجہ پیدا نہیں کیا"

آخر میں لکھا ہے :-

"محمد یٰسین صاحب ہلالی نے جن کے القاب پوری دو صفوف میں آراستہ ہیں۔ اس مسئلہ پر بالکل بے نتیجہ۔ پریشان کن۔ اور گنجلک بحث کی ہے۔ کاش وہ خامہ فرسائی کی تکلیف گوارا ہی نہ فرماتے"

"مدینہ" خود اسی صف میں داخل ہے۔ جو ہر ممکن طریق سے جماعت احمدیہ کے خلاف شرارت پھیلانے اور نیش زنی کرنے والوں نے قائم کر رکھی ہے۔ لیکن باوجود اس کے جب مہر نبوت اور ختم رسالت پر اس کے ایک ہم عقیدہ "رئیس المتکلمین اور فخر المناظرین فاضل مناظر" نے قلم اٹھایا اور جماعت احمدیہ کی تردید میں "دو سو صفحات" سیاہ کر ڈالے۔ تو "مدینہ" سر پیٹ کر رہ گیا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑا۔ کہ "فاضل مناظر" نے "اس مسئلہ پر بالکل بے نتیجہ۔ پریشان کن اور گنجلک بحث کی ہے"

یہ ایک مخالف احمدیت کی ایسی شہادت ہے جس سے ثابت ہے کہ جماعت احمدیہ ختم رسالت کا مسئلہ جس رنگ میں پیش کرتی ہے۔ اس کی تردید کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور اگر کوئی اس کے لئے تیار ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے ہی ہم عقیدہ لوگوں کی نظر میں سخت ناکام ٹھیرتا ہے۔ اور وہ اس کی "خامہ فرسائی" پر شرم و ندامت محسوس کرتے ہیں ؛

لارڈ اروِن حکومت کی موجودہ حکمت عملی کی تائید میں

لارڈ اروِن سابق وائسرائے ہند نے چونکہ گاندھی جی کی بہت کچھ نازبرداری کی تھی۔ اس لئے کانگرسیوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ حکومت ان کے آگے ہمیشہ کے لئے جھک گئی ہے۔ اور اب وہ جس طرح چاہیں کر سکتے۔ اور جو چاہیں منوا سکتے ہیں۔ گول میز کانفرنس میں گاندھی جی کے اقلیتوں کے ساتھ ضد کرنے کا ایک باعث یہ غلط خیال بھی ہوا ہے۔ اور اسی خیال کے ماتحت گاندھی جی نے جب ہندوستان واپس آتے ہی یہاں کی فضا بدلی ہوئی دیکھی۔ اور حکومت کو کانگرس کے مقابلہ کرنے کے لئے بالکل مستعد پایا۔ تو جھٹ لارڈ اروِن کو یاد کیا۔ اور بذریعہ تار بتایا۔ کہ میں تو حکومت سے تعاون کی کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن حکومت کوئی بات نہیں سنتی ؛

گو اس کا جواب لارڈ اروِن نے خموشی سے دیا۔ تاہم ان کی یاد کانگرسیوں کے دلوں کو گرماتی رہی۔ اور اب جبکہ انہوں نے ایک تقریر کی۔ تو اسے "لارڈ اروِن کی گواہی" قرار دے کر گاندھی جی کی بریت میں پیش کیا جا رہا ہے حالانکہ لارڈ اروِن نے صاف صاف کہا ہے۔ کہ

تازہ کشیدگی کی تمام تر ذمہ واری کانگرس پر عائد ہوتی ہے۔ کانگرس کا فیصلہ غیر منصفانہ اور غیر ضروری تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مسٹر گاندھی کی یہ خواہش نہ تھی۔ لیکن یہ امر بالکل درست ہے۔ کہ جب وہ برطانیہ میں تھے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے اپنے ایک پچھلے خطبہ جمعہ میں

دوستوں کو نصیحت

کی تھی۔ کہ وہ اس سال کے پروگرام میں علاوہ تبلیغ احمدیت کے خصوصیت سے اس امر کو بھی شامل کرلیں۔ کہ وہ موجودہ سال کو اپنی تمام لڑائیوں اور جھگڑوں اور فتنہ اور فسادات کو دور کرنے کی کوششوں میں صرف کردیں۔ اور جہاں تک ان سے ہوسکے خواہ وہ مظلوم ہی کیوں نہ ہوں اور خواہ ان پر دوسروں کی طرف سے ظلم ہی کیوں نہ کیا گیا ہو۔ آپس میں صلح اور صفائی کرلیں۔

مجھے خوشی ہے۔ کہ جماعت کے دوستوں نے میری اس نصیحت پر

نہایت کثرت سے عمل

کیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کے دل ابھی تک دوسروں کی طرف سے صاف نہیں ہوئے۔ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھتے اور اس سے پوری طرح فائدہ اٹھاتے ہوئے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کریں گے۔ اور جلد سے جلد اپنے قلوب کو دوسروں کی نسبت صاف کرکے

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث

بن جائیں گے۔

لیکن جہاں میں نے یہ نصیحت کی تھی۔ کہ لوگ اپنے دلوں کو دوسروں کی نسبت صاف کرلیں۔ اور خواہ وہ مظلوم ہی کیوں نہ ہوں صلح کریں میری یہ نصیحت نامکمل رہیگی۔ اور فتنوں کا سدباب پوری طرح نہیں ہوگا جب تک میں اس کا

دوسرا حصّہ

بھی بیان نہ کروں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نہ صرف دوسروں کے متعلق ہر قسم کی کدورتیں اپنے دلوں کو صاف کرو۔ بلکہ اس امر کو بھی مدنظر رکھو۔ کہ کسی

مظلوم کا معافی مانگ لینا

ایسی بات نہیں۔ جو تمہارے لئے خوشی کا موجب ہوسکے۔ بلکہ خوشی صرف اسی کے لئے ہے۔ جس نے معافی مانگی۔ اور تمہیں خوشی اس وقت حاصل ہوگی جب تم اپنے خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے اگر دوسروں کے حقوق کو تم نے غصب کیا ہوا ہے۔ تو وہ

حقوق ادا کردو

اور اگر تم پر کسی کا مالی یا جانی یا اخلاقی حق ہو۔ تو وہ اسے دیدو۔ ورنہ اگر تم دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ تو خواہ دوسرا شخص تم سے ہزار معافی مانگے۔ اس کا درجہ تو بڑھتا جائیگا۔ لیکن تمہارا

جرم اور گناہ

بھی ساتھ ہی ساتھ بڑھتا جائیگا۔ کیونکہ وہ شخص میرے کہنے پر تمہارے پاس گیا اور اس نے مظلوم ہونے کے باوجود تم سے معافی مانگی۔ مگر تم نے باوجود ظالم ہونے کے اور باوجود اس کے معافی مانگ لینے کے اس کے

حقوق کی ادائیگی

کا خیال نہ کیا۔ اور تم نے اپنے دل میں یہ سمجھ لیا۔ کہ وہ نیچا ہوگیا۔ پس اپنے نفوس کو اس غرور میں مبتلا نہ ہونے دو۔ کہ ہم نے دوسرے کو نیچا دکھا دیا۔ کیونکہ وہ معافی مانگ کر نیچا نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں اونچا ہوگیا۔ کیونکہ اس نے خدا کی فرمانبرداری کی۔ اور

خلیفۂ وقت

کی بات مانی۔ مگر تم جو اس وقت اپنے آپ کو اونچا سمجھ رہے ہو۔ دراصل نیچے گر گئے

جس طرح انسان جتنا

اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ میں

جھکتا ہے۔ اتنا ہی اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ حدیثوں میں آتا ہے جو شخص خدا کے لئے نیچے جھکتا ہے۔ خدا اس کو اوپر اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے

ساتویں آسمان پر

لے جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنے بھائی سے معافی مانگتا ہے۔ وہ نیچے نہیں گرتا۔ بلکہ اس کا درجہ بلند ہوتا اور خدا کے حضور بہت اونچا ہو جاتا ہے، پس مظلوموں کے معافی مانگ لینے کی وجہ سے تم یہ مت خیال کرو۔ کہ جس نے تم سے معافی مانگی۔ وہ تمہارے سامنے گر گیا۔ بلکہ اسے

خدا نے اونچا کردیا

اور جس کو خدا اونچا کرے۔ اسے کوئی نہیں۔ جو نیچا کرسکے۔ پس اس کے معافی مانگ لینے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ گر گیا۔ یا ذلیل اور رسوا ہوگیا بلکہ اس کے معافی مانگ لینے۔ اور تمہارے غرور اور تکبر کرنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ تم اب

خدا کے غضب کے خطرہ کے نیچے

آگئے۔ کیونکہ جس وقت تم اور وہ دونوں اپنی اپنی ضد پر قائم تھے۔ اسوقت تک خدا کا دخل دینا رکا ہوا تھا۔ اور اس کی

صفات غضبیہ

انتظار کر رہی تھیں۔ کہ ان میں سے کون رحمت کی چادر تلے آتا ہے پس جس وقت ایک نے اپنے سر کو جھکا دیا۔ اور مظلوم ہونے کے باوجود ظالم کے پاس آیا۔ اور بے قصور ہوتے ہوئے معافی مانگی اور وہ جس نے اس کا حق دبایا ہوا تھا۔ اس پر ظلم کیا تھا۔ اسے مالی یا جانی نقصان پہنچایا تھا۔ اپنی ضد پر اڑا رہا اور اس نے خیال کیا۔ کہ میں نے بڑی فتح پائی میرا حریف آخر

ذلیل اور رسوا

ہوا۔ تو یاد رکھو! ایسے شخص کے خلاف خدا کے غضب کی صفت جوش میں آئے گی۔ اور اس کی غیرت دم نہیں لیگی۔ جب تک وہ اسے پیس کر نہ رکھ دے۔

پس اگر تم سے کسی بھائی نے معافی مانگی ہے۔ تو تمہیں اپنے نفوس میں غور کرنا چاہیئے۔ کہ آیا تم ظالم تھے یا وہ۔ مگر بہت دفعہ انسان

اپنے نفس کے محاسبہ میں غلطی

کرجاتا ہے۔ میں نے بڑے بڑے ظالموں کو دیکھا ہے۔ میں نے بڑے بڑے حق مارنے والوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم ظالم نہیں۔ بلکہ مظلوم ہیں۔ پس میری وہ نصیحت نامکمل رہیگی۔ اگر میں اس کے ساتھ ہی یہ نہ کہوں۔ کہ اب تم

مظلوموں سے معافی مانگ لینے کی وجہ سے

خدا کے غضب کے خطرہ میں آ گئے ہو۔ اور قریب ہے۔ کہ تم میں سے بعض خدا کے غضب اور اس کی گرفت میں شدید طور پر گرفتار ہو جائیں۔

پس اس خطرہ کو اپنے دلوں میں محسوس کرو۔ اور اگر خود محسوس نہیں کر سکتے۔ تو میں تمہیں خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں کہ

خدا کا عذاب

نہایت سخت ہوتا ہے۔ ایسا سخت کہ اس سے زیادہ سخت اور کوئی عذاب نہیں ہوتا۔ الٰہی اپنے

نفوس کا محاسبہ

اپنی آنکھ سے نہیں۔ بلکہ دوسروں کی نگاہوں سے کرو۔ کیونکہ بہت دفعہ انسانی آنکھ اپنے ذاتی عیوب معلوم کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ اور اگر تم اس محاسبہ کے بعد یہ محسوس کرو۔ کہ تم نے کسی کا حق مارا ہوا ہے۔ تو تم گھبرا جاؤ۔ اور ڈرو۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ خدا کی گرفت کے نیچے آ جاؤ۔ اور جلد سے جلد دوسرے کا حق ادا کر دو۔ بلکہ میں تمہیں یہاں تک کہتا ہوں۔ کہ تم میں سے جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ مجھے فلاں کا اگرچہ حق دینا ہے۔ مگر رات گزار کر کل صبح دیدوں گا۔ وہ اپنے دل میں ڈرے۔ اور بہت ڈرے۔ اسے کیا معلوم کہ اس کے لئے صبح ہوگی۔ یا نہیں۔ اور اسے کیا معلوم کہ صبح تک اس کے لئے

توبہ کا دروازہ

کھلا رہے گا۔ یا بند ہو جائے گا۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ رات بھر زندہ رہے گا۔ یا نہیں۔ اور کوئی نہیں جانتا۔ کہ پھر اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رہیگا۔ یا نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں نے فلاں کا حق دینا ہے۔ مگر آج نہیں۔ اس پر کل غور کروں گا۔ وہ بھی اپنے دل میں ڈرے۔ اور بہت ڈرے۔ اسے کیا معلوم

کل کا دن

اس کے لئے آئیگا یا نہیں۔ اور اسے کیا معلوم کہ اگر کل کا دن اس کے لئے چڑھا بھی۔ تو اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رہیگا۔ یا نہیں لیکن اگر کوئی جانتا ہے۔ کہ میں نے فلاں کا حق مارا ہوا ہے۔ اور پھر بھی وہ اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ تو وہ اپنے آپ کو یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خطرہ میں ڈالتا۔ اور اپنی

روح کو شیطان کے حوالے

کرتا ہے۔ اور ہر سیکنڈ جو اس کی زندگی کا گزرتا ہے۔ اسے خطرہ اور عذاب کے زیادہ قریب کرتا جا رہا ہے۔ پس جس قدر جلد سے جلد ہو سکے اپنے بھائی کا حق واپس کردو۔ بلکہ کوشش کرو۔ کہ اس کے حق سے زیادہ اسے واپس کرو۔ تا اس کی مظلومیت کا بدلہ بھی اتار سکو۔

اگر تم میری اس نصیحت پر بھی عمل کرو۔ تب میں سمجھوں گا۔ کہ میری

پہلی نصیحت

مکمل ہو گئی۔ وگرنہ صرف پہلی نصیحت پر عمل کر کے جماعت کا ایک حصہ گو

خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث

ہو گیا ہے۔ تو جماعت کا دوسرا حصہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے خطرہ کے نیچے آ گیا ہے۔

بیشک میری اس نصیحت کے نتیجہ میں

آپس کے جھگڑے

بند ہو گئے ہیں۔ بے شک بغض اور کینے جاتے رہے ہیں بیشک زید اور بکر کے دل آپس میں مل گئے ہیں اور بے شک ہماری مجالس آباد اور ہماری مسجدیں بھائیوں سے بھر گئیں مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ

ویرانی کا ایک نیا سامان

بھی پیدا ہو گیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی غیرت ہے جو اب ان کی خاطر بھڑکیگی۔ جو مظلوم ہو کر ظالموں کے پاس گئے۔ اور ان سے بے قصور ہو کر معافی مانگی۔ مگر وہ ظالم اپنے غرور میں رہے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ خوب ہوا۔ آخر ہمارا مد مقابل ہمارے سامنے جھک گیا اور اسے ذلیل ہونا پڑا۔ یاد رکھو۔ یہ طریق اختیار کرنے والا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اگر

اللہ تعالیٰ کی رحمت

سے حصہ لینا چاہتے ہو۔ تو اپنے نفوس کی کامل اصلاح کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور تم میں سے جس شخص نے ظلم اور تعدی سے کسی دوسرے کا حق مارا ہوا ہو۔ اس کا فرض ہے۔ کہ فوراً حق ادا کر دے۔ بلکہ ہماری جماعت کو تو

دوسروں کے حقوق

کے متعلق وہ نمونہ دکھانا چاہئیے۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے۔ دو صحابی تھے۔ ان میں جھگڑا ہو گیا۔ اور جھگڑا اس بات پر ہوا۔ کہ ایک شخص گھوڑا خریدنا چاہتا تھا۔ اور دوسرا بیچنا چاہتا تھا۔ گھوڑا خریدنے والا کہے۔ کہ میں اس کی زیادہ قیمت دوں گا۔ کیونکہ میں گھوڑوں کو خوب پہچانتا ہوں۔ اور جانتا ہوں۔ کہ کونسا گھوڑا اچھا ہوتا ہے۔ اور کونسا ناقص۔ تم تھوڑی قیمت بتلاتے ہو۔ میں زیادہ دوں گا۔ اور گھوڑا بیچنے والا کہے۔ میں اتنی قیمت نہیں لوں گا کیونکہ میں گھوڑے کا مالک ہوں اور جانتا ہوں۔ کہ یہ گھوڑا کس قیمت کا ہے۔ یہ وہ

مومنانہ روح

ہے۔ جو دوسروں کی نگاہوں میں جماعت کو ممتاز بنا سکتی ہے۔ اور یہ وہ روح ہے جس کے ماتحت لوگ خود بخود سلسلہ کی طرف کھچے چلے آئیں گے

پس یہ روح اپنے اندر پیدا کرو۔ تا اللہ تعالیٰ کے فضل تم پر نازل ہوں۔ اور تا اللہ تعالیٰ کہہ سکے۔ کہ جب میرا فلاں بندہ کنگال ہو کر دوسروں کو ان کے حق دیتا۔ بلکہ ان کے حق سے زیادہ دیتا ہے۔ تو میں جس کے خزانے وسیع اور جس کی رحمت تمام عالم پر محیط ہے۔ کیوں اس کے ساتھ

خاص سلوک

نہ کروں۔ پس بندوں سے نمایاں شفقت کا سلوک کرو۔ تا تم پر بھی خدا نمایاں طور پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔

میں

اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں اخلاق فاضلہ کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم صرف ظاہری طور پر ہی نمازیں پڑھنے والے نہ ہوں۔ بلکہ ہمارے دل بھی عبادت گزار ہوں۔ اور ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی وسعت پر نظر رکھیں۔ اور یہ نہ سمجھیں۔ کہ دوسروں کا حق مار کر ہم بڑے بن سکتے ہیں :

ہر احمدی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :۔ تم یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو۔ تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا۔ اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں۔ انکی بات کو نہیں مانتا۔ اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا۔ کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے۔ اور کینہ پرور آدمی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا۔ جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہبِ غیر

عیسائیت کا فرقہ مارمن

فرقہ مارمن کی ابتداء

۱۸۳۰ء میں ایک شخص جوزف سمتھ نامی نے اس فرقہ کی بنیاد رکھی۔ یہ عیسائیت کا سب سے بڑا فرقہ ہے۔ جو گزشتہ صدی میں پیدا ہوا۔ اس فرقہ کے پیرو کثرت کے ساتھ ریاست یوٹا میں پائے جاتے ہیں۔ مگر دیگر عیسائی ممالک میں بھی موجود ہیں۔ اس وقت ان کی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ اس فرقہ کے بانی کو اختلاف عقائد کی وجہ سے جیل خانہ میں مقید کر دیا گیا۔ اور بعد میں مخالف گروہ نے وہیں اس کا کام تمام کر دیا تھا۔ اس وقت اس کی عمر چالیس سال کے قریب تھی ؛

بائیبل کے متعلق مارمن فرقہ کا عقیدہ

یہ لوگ بائیبل کو مانتے تو ہیں۔ لیکن دیگر عیسائیوں کی طرح اسے نقائص سے بالکل پاک یقین نہیں کرتے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل بائیبل دنیا میں کہیں نہیں۔ اصل کی پہلی نقل کا بھی کوئی پتہ نہیں۔ بلکہ اصلی بائیبل کی سویں نقل کا بھی پتہ نہیں۔ ان کا اعتقاد یہ بھی ہے۔ کہ نیا عہد نامہ بھی مکمل نہیں۔ بلکہ اس کا تتمہ وہ کتاب ہے جسے وہ مارمن کی کتاب یا شمالی براعظم کی بائیبل کہتے ہیں۔

وحی الٰہی کے متعلق عام عیسائیوں سے اختلاف

عام عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مکاشفات کی کتاب کے بعد سلسلہ وحی الٰہی بالکل منقطع ہو گیا۔ اور خدا اب کسی سے کلام نہیں کرتا۔ لیکن فرقہ مارمن سے تعلق رکھنے والے عیسائی یہ مانتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ اور چشمہ وحی الٰہی ہر زمانہ میں جاری ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ لوگ حضرت یسوع مسیح کو دیگر انبیاء سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں دیتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اللہ تعالےٰ کا برگزیدہ اور راستباز انسان تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک بانی فرقہ یعنی جوزف سمتھ بھی صاحب وحی والہام تھا مگر اب ان میں وحی کا کوئی مدعی نہیں ؛

موروثی گناہ کا مسئلہ

عام عیسائیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ چونکہ حضرت آدمؑ نے گناہ کیا اس لئے نسل آدمؑ وراثتاً گنہگار ہے۔ اور حضرت آدمؑ کے گناہ نے تمام آنے والی نسلوں کو مورد غضب الٰہی قرار دیدیا۔ حتیٰ کہ چھوٹے بچے جو دنیا میں کوئی عمل نہیں کرتے، وہ بھی اس لعنت کے نیچے ہیں۔ اور اگر وہ بغیر بپتسمہ لینے کے مر جائیں، تو ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے، مگر مارمن فرقہ کے لوگ اس عقیدہ سے سخت بیزار ہیں۔ اور موروثی گناہ کا مسئلہ ان کے نزدیک فضول محض اور لغو ہے۔ حضرت آدمؑ کے متعلق ان کا خیال ہے۔ کہ انہیں اور حضرت حوا دونوں کو اس لئے بہشت سے نکال کر زمین پر بھیجا گیا تھا۔ کہ تا وہ انسانی نسل قائم کریں۔ اور یہ قطعاً غلط ہے کہ بہشت سے نکالنے پر ان کی فطرت بدکاری کی فطرت ہو گئی تھی ؛

تعدد ازدواج

ایک اور اہم اختلاف جو عام عیسائیوں اور مارمنوں میں پایا جاتا ہے، وہ تعدد ازدواج کا مسئلہ ہے، مارمن لوگ تعدد ازدواج کی اہمیت اور معقولیت کے قائل ہیں لیکن اسلام کی طرح انہوں نے اس کی حد بندی نہیں کی جب تک قانون کے ذریعہ انہیں اس کے ترک کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ وہ کھلے بندوں اس پر عمل کرتے رہے۔ اور ان کی تعداد میں فوری ترقی کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ بہت سی شادیاں کرتے۔ اور کثرت کے ساتھ اولاد پیدا کرتے تھے حتیٰ کہ لکھا ہے مارمن چرچ کے صدر مسٹر ینگ کا ۱۸۷۷ء میں انتقال ہوا۔ تو اس نے اپنے پیچھے ۱۷ عورتیں اور ۵۶ بچے چھوڑے۔

مارمنوں پر انتہائی مظالم

اگرچہ دیگر اصول میں اختلاف کی بنا پر عام عیسائی اس فرقہ کے سخت مخالف تھے۔ لیکن تعدد ازدواج کے اختلاف نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی۔ اور دوسرے عیسائیوں نے مارمن عقیدہ رکھنے والوں کو اپنے اپنے گھروں سے نکال دیا۔ آخر ان بیچاروں نے ۱۸۴۷ء میں ایک نیا شہر سالٹ لیک سٹی آباد کیا۔ اور اپنی محنت و کوشش سے اسے بہت جلد ایک آباد اور سرسبز و شاداب بنا لیا۔ اس سے قبل بھی گورنمنٹ کی اجازت سے ان لوگوں نے ایک شہر بسایا تھا لیکن پبلک کے دباؤ کی وجہ سے آخر اسے چھوڑنا پڑا۔ اور ہر حصہ یورپ سے زبردستی گولہ باری کے ذریعہ انہیں نکالا گیا۔ اور تمام علاقوں کے مارمن اس نو آباد کردہ شہر میں آکر بسنے لگے۔ ۱۸۵۰ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پریذیڈنٹ مسٹر فلی مور نے اس کو اپنی حکومت کا باقاعدہ جزو بنا کر مارمنوں کے صدر کو ہی اس کا حاکم بنا دیا۔ لیکن ۱۸۷۱ء میں تعدد ازدواج باقاعدہ جرم قرار دیدیا گیا۔ اور اس کی وجہ سے مارمنوں کو سخت تکالیف پہنچائی جانے لگیں۔ کیونکہ یہ لوگ ممانعت کے باوجود اس کا ارتکاب کرتے تھے۔ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے یا انہیں جائز سمجھنے والوں کو حقوق رائے دہی سے محروم کر دیا گیا۔ مارمن چرچ کی دس لاکھ ڈالر کی جائداد ضبط کر لی گئی۔ اور بھی طرح طرح کی سختیاں کی گئیں۔ ہزارہا لوگ جیل خانوں میں ڈال دیئے گئے۔

اعلان تنسیخ

بالآخر ان مظالم سے تنگ آکر مارمن سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ووڈرف نے ایک اعلان شائع کیا۔ کہ چونکہ ملکی قوانین کے رو سے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا قابل تعزیر قرار پایا ہے۔ اس لئے میں اپنے ساتھیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ قانون کی متابعت کریں۔ اور آئندہ تعدد ازدواج پر عمل ترک کر دیں۔ اس اعلان کو مارمن چرچ کی جنرل کانفرنس نے بھی منظور کر لیا۔ اور تعزیری کارروائیاں بند ہوئیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں، کہ مارمن اس اصول کو ہی ترک کر چکے ہیں۔ بلکہ وہ اب تک اس کو صحیح اور معقول یقین کرتے ہیں ؛

متعدد بیویوں سے محبت

یہ اعتراض جو عیسائیوں کی طرف سے تعدد ازدواج پر کیا جاتا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویوں سے انسان محبت نہیں کر سکتا۔ اس کا جواب بھی خود مارمنوں کی زندگی میں موجود ہے چنانچہ اخبار ٹروتھ سیکر کا ۴ ؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء نے لکھا تھا:

"عورتوں کی ایک انجمن نے جس کا نام "نیو یارک سوسائٹی فار پولیٹیکل سٹڈی" ہے۔ اپنے ایک جلسہ میں مارمنوں کی اپنی عورتوں سے اعلیٰ درجہ کی محبت کی تعریف کی۔ ایک لیڈی نے کہا۔ کہ مارمن کی محبت پر غور کرو۔ جب وہ اس بات کو پسند کرتا ہے۔ کہ مار ڈالا جائے یا جیل خانہ میں ڈالا جائے مگر اپنی پانچ عورتوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ کاش ہمارے خاوندوں کو بھی ہم سے ایسی محبت ہو"

یہ الفاظ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ مذکورہ بالا اعتراض بالبداہت لغو اور فضول ہے ؛

حضرت یسوع کی بیویاں

اگرچہ مارمن عیسائیوں نے حکومت کے مظالم سے تنگ آکر عملی طور پر تعدد ازدواج کے اصول کو ترک کر دیا۔ لیکن عقیدۃً وہ اس کے حامی ہیں۔ بلکہ ان کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ تین عورتیں جو ہر وقت یسوع مسیح کے ساتھ رہتی تھیں وہ انکی بیویاں تھیں۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ غیر محرم عورتوں سے اس طرح خلا ملا رکھتے۔ غرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی تعدد ازدواج پر عمل کرنے والا یقین کرتے ہیں ؛

زنا اور تعدد ازدواج

حیرت ہے، کہ عام عیسائی تعدد ازدواج سے تو اس قدر متنفر ہیں کہ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے سنگین سزائیں تجویز کرتے ہیں لیکن عیسائی تاریخ سے اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ زنا اور فواحش کے انسداد کے لئے بھی ان کی طرف سے کوئی معمولی سے معمولی کارروائی کی گئی ہو۔ اس کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ سزا رکھی گئی ہو۔ حالانکہ زنا جس قدر مخرب اخلاق اور انسانی سوسائٹی میں فتنہ و فساد پیدا کرنے والا فعل ہے، تعدد ازدواج اخلاق کی درستی اور تقویٰ طہارت کے لئے اتنا ہی ممد و معاون ہے ۔ چنانچہ مارمن لوگوں کے مرکز یعنی یوٹا کے متعلق تاریخ سے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ وہ اس کی تائید کرتی ہیں ؛ لکھا ہے۔ کہ ۱۸۷۶ء میں اس ریاست کے اندر نہ کوئی شراب کانہ تھا۔ نہ جوا خانہ اور نہ ہی کوئی چکلہ۔ اور باوجودیکہ اس ریاست میں مارمنوں کی آبادی دوسرے لوگوں سے کئی سوگنا تھی ۸۲-۱۸۸۱ء میں یوٹا کے قید خانہ میں ۵۱ قیدی تھے۔ جن میں سے صرف پانچ مارمن تھے اور یہ حقائق ثبوت ہیں۔ اس بات کا کہ تعدد ازدواج کا مسئلہ حکمت پر مبنی ہے۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے سے انسان بہت سے فواحش اور بدکاریوں اور بداطواریوں سے بچ سکتا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانانِ راجوری کو نشانہ مظالم بنایا جا رہا ہے

پُرامن اور نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں

راجوری میں مسلمانوں پر گولی چلانے کے مختصر حالات گزشتہ پرچہ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ اب تفصیلی حالات موصول ہوئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

۹ ماگھ بروز جمعہ مسلمانان علاقہ تھنہ و دہرال دس بجے شہر کے شمال کی جانب بمقام برنوٹہ جمع ہونے شروع ہوئے قریباً بارہ بجے میدان لڑی کے شمالی حصہ میں متصل ٹھاکر دوارہ برنوٹہ پہونچ کر صف بندی شروع کی۔ صبح ہی سے ملٹری پولیس بھی میدان کے جنوبی حصہ میں اور مسجد لڑی کے پاس چکر لگا رہی تھی۔ یہاں پر منصف اور اسسٹنٹ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موجود تھے۔ شہر کے کئی مسلمانوں مثلاً مرزا حبیب اللہ۔ منشی فیروز الدین۔ چوہدری وزیر علی فتح نون غفار جوزر گر اور شیخ فضل عالم سارجنٹ اول وغیرہ کے ذریعہ حکام نے کوشش کی۔ کہ مسلمان بغیر نماز جمعہ ادا کئے واپس چلے جائیں نامہ و پیام شروع ہوا۔ مگر جب مسلمانوں نے یہ مطالبات پیش کئے۔ کہ ہمیں جامع مسجد واقعہ میدان لڑی میں نماز جمعہ پڑھنے کی ہر طرح کی آزادی دی جائے اور شہر کی دیگر مساجد جو گورنمنٹ اور ہنود کے قبضہ میں ہیں۔ مرمت کر کے ہمارے حوالے کر دی جائیں۔ تو افسروں نے نہایت بے رخی سے نفی میں جواب دیا۔ اس جواب کے موصول ہونے پر مسلمانوں نے اسی جگہ جہاں وہ بیٹھے تھے۔ نماز جمعہ شروع کر دی۔ اس وقت زیادہ تر لوگ علاقہ تھنہ سے آئے تھے۔ اور دہرال کے لوگوں کا انتظار تھا۔ مگر وقت گزرتا دیکھ کر نماز جمعہ کو ختم کر دیا گیا۔

کس طرح گولی چلائی گئی

بعد اختتام نماز لوگ وہاں سے واپس جانے لگے۔ مگر ابھی سارا ہجوم منتشر نہ ہونے پایا تھا۔ کہ علاقہ دہرال کے مسلمان بھی نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے آ پہنچے۔ جن کے پاس اَلسلام زندہ باد کا جھنڈا بھی تھا۔ چونکہ وہ دیر سے نماز جمعہ کے لئے آئے تھے۔ اس لئے انہوں نے وہیں نماز شروع کر دی۔ اسی اثناء میں ڈوگرہ رسالہ اور وزیر صاحب ریاسی بھی شہر سے آ پہنچے۔ وزیر صاحب نے آتے ہی گولی چلانے کا حکم دیا اور میدان کے جنوبی حصے سے جہاں پہلے ملٹری کھڑی تھی۔ رسالہ نے نمازیوں کے ہجوم پر گھوڑے دوڑا دیئے۔ ہجوم رسالہ کو دیکھتے ہی منتشر ہو گیا۔ مگر سواروں نے ان کا تعاقب کیا اور ٹھاکر دوارے کے قریب جا لیا۔ چونکہ شرقاً کی طرف دریا اور مغربی جانب پہاڑ ہے اس لئے راستہ تنگ ہے۔ لوگوں نے رسالہ سے بچنے کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ کہ پہاڑ پر چڑھنا شروع کریں۔ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے مسلمانوں پر رسالہ ملٹری اور پولیس نے بے پناہ گولی برسائی آتشباری کا سلسلہ پانچ منٹ تک جاری رہا۔ جس سے ٹنعدد مسلمان فوت اور زخمی ہوئے۔ سات زخمی اور چار لاشیں راجوری میں لائی گئی ہیں۔ مگر حالات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مقتولین اور مجروحین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

زخمیوں اور مقتولوں کا مطالبہ

علاقہ دہرال کے لوگ دریا کے پار جا کر کھڑے ہو گئے اور اس بات پر مصر ہوئے۔ کہ ہمارے زخمیوں اور مقتولوں کو ہمارے حوالے کر دو۔ مگر وزیر نے پھر ان کے تعاقب میں ملٹری کو روانہ کر دیا۔ شام کے چھ بجے تک فوج کی دارو گیر جاری رہی۔ شام کو ملٹری۔ رسالہ وغیرہ شہر کو واپس آ گیا۔ اور لوگ بھی واپس چلے گئے۔ اس حملہ کے وقت سکھ اور پنڈت جو تلواروں۔ برچھیوں اور بندوقوں سے مسلح تھے۔ ملٹری کے علاوہ مسلمانوں کو گولیوں اور تلواروں کا نشانہ بناتے رہے۔ چنانچہ ایک شخص ہری سرن نے جب ایک بھاگتے ہوئے مسلمان کو تلوار کا زخم لگایا۔ تو شیخ فضل عالم سارجنٹ اول نے اس کو ڈانٹا۔ مگر اس کا باز رہنا ناممکن تھا۔ زخمیوں اور لاشوں کو بری طرح گھسیٹ گھسیٹ کر سکھوں اور ہندوؤں نے ہسپتال میں پہنچایا۔ علاوہ ازیں ہجوم میں سے نو آدمی گرفتار بھی کرتے گئے۔ زخمیوں کی حالت نازک ہے ہسپتال میں کوئی مسلمان ڈاکٹر نہیں۔ جو ہمدردی سے ان کی مرہم پٹی کرے۔ افواہ ہے۔ کہ قریباً تیس مسلمان قتل ہو چکے ہیں۔ اور بہت سی نعشیں ملٹری وغیرہ نے چھپا دی ہیں۔

مزید حالات

۱۱ ماگھ کو متعدد ذیلداروں اور جاگیرداروں کو بدیں غرض دیہات میں بھجوایا گیا تاکہ وہ لوگوں کو تشدد کا حوالہ دے کر مرعوب کریں۔ مقتولین کے وارثوں کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ کل ایک عورت آئی تھی ہسپتال میں کئی لاشوں اور زخمیوں میں اس کے شوہر کا پتہ نہ چلا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ضرور بہت سی نعشیں تلف کر دی گئی ہیں نعشیں پرسوں سے ہسپتال میں پڑی ہیں۔ ابھی تک ان کو دفن کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہوا جھنڈا جس پر اَلسلام زندہ باد لکھا تھا ضبط کر لیا گیا ہے۔ ۸ ماگھ سے شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ مگر اس کی زد مسلمانوں پر ہی پڑ رہی ہے

مسلمانوں کی نعشوں سے کیا سلوک کیا گیا

آج صاحبزادہ محمد عمر مجسٹریٹ نے تفتیش کی۔ جس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کل ۲۷ فائر کئے گئے۔ وزیر وزارت اور منصف امرناتھ دونوں نے کہہ دیا ہے۔ کہ ہم نے گولی چلانے کا کوئی حکم نہیں دیا اس قتل عام کی دفعہ ۱۴۴ اور ۱۲ کو ایک دوسرے کے سر منڈھ رہا ہے۔ ہسپتال میں آ کر ایک اور زخمی فوت ہو گیا ہے جس کا پوسٹ مارٹم ڈاکٹر نے پولیس کا نقشہ نمبرا پہنچنے سے پہلے ہی کر دیا تھا۔ گم شدہ نعشوں میں سے ایک لاش لڑی والے قبرستان میں سے ایک پرانی قبر کے اندر سے مقتول کے چچا نے منصف سپیشل آفیسر۔ وزیر صاحب کو موقعہ پر لے جا کر دکھائی۔ ایک گولی اس کی پشت میں لگ کر پیٹ سے باہر نکل گئی ہے انتڑیاں بھی باہر نکلی ہوئی ہیں۔ لاش ہسپتال میں پہنچائی گئی۔ آج اس واقعہ سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ متعدد نعشیں پولیس ملٹری اور ہندوؤں نے مل کر چھپا دی ہیں۔ ۹ ماگھ کی رات کو بہت نعشوں کے جلانے کی اطلاع بھی ملی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ علاقہ دہرال کی وہ نعشیں جو مسلمان جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ تعداد میں ۱۶ ہیں۔ اور علاقہ تھنہ برنوٹ کی ایسی نعشوں کی تعداد نو ہے۔ یعنی کل پچیس نعشیں علاقہ کے لوگ لے گئے ہیں۔

زخمیوں سے بے رحمانہ سلوک

۱۲ ماگھ کو چار روز کے بعد سات مقتولین کا جنازہ سرکاری طور پر پڑھا گیا۔ اگرچہ ان میں سے بہت کے وارث آئے ہوئے تھے۔ مگر وزیر وزارت نے نعشیں ان کے سپرد نہیں کیں۔ اس کا خیال ہے۔ کہ اگر یہ نعشیں لیکر علاقہ میں گئے۔ تو پبلک میں زیادہ جوش پیدا ہو گا۔ جو زخمی ۹ ماگھ کو اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کی نعش جب یہاں پوسٹ مارٹم کے لئے آئی۔ تو وزیر نے اس کو واپس کر دیا۔ بہت سے زخمی بھی ہسپتال میں علاج کے لئے آئے تھے۔ مگر ڈاکٹروں کا برتاؤ اچھا نہ دیکھ کر ناامید واپس چلے گئے۔ بروز جمعہ جتنے زخمی ہسپتال میں لائے گئے تھے۔ ان میں سے صرف ایک ہی زندہ ہے۔ اس کی حالت بھی ناتسلی بخش ہے۔ ہسپتال میں انتہائی بے پروائی

علاقہ راجوری کے مسلمانوں کی حالت زار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات اور شہادات حکومت کشمیر کو ظالم جابر اور رموز مملکت وجہانبانی میں بے حد نالائق ثابت کر چکے ہیں۔ اور ابھی کشمیر، جموں اور میرپور کے ظلم و ستم سے اس کی سیری نہیں ہوئی۔ بلکہ مزید ستمگاریوں کی غرض سے اس کی نگاہ لطف اب راجوری کی طرف منعطف ہے میں راجوری میں ہی پیدا ہوا۔ یہاں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور یہیں جوان ہوا۔ اور یہیں کاروبار کرتا ہوں۔ یہاں کے حاکم و محکوم کے تعلقات بخوبی معلوم ہیں۔ اب چونکہ ریاست کشمیر میں آزادی کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ غافل مسلمانان راجوری کے کان میں بھی بھنک پڑ گئی ہڑبڑا کر اٹھے۔ دیکھا۔ کہ برادران ملت منزلوں آگے نکل گئے ہیں قیدیں سہیں، سینوں میں گولیاں کھائیں، ننگ ناموس برباد کر دیا۔ لیکن آگے ہی آگے گامزن ہیں۔ جہاں مسلمانوں کا حکومت سے مقابلہ ہے۔ وہاں انہیں ہم وطنوں سے بھی الجھنا پڑتا ہے۔ اور کئی معصوم جانیں اسی کدو کاوش میں آزادی کی بھینٹ چڑھ چکی ہے۔ راجوری میں بھی مسلمان آباد ہیں ان کے پہلو میں بھی دل ہیں۔ ان کے دلوں میں بھی جوش ایمان اور درد ملت ہے۔ انہیں بھی مسلمانان عالم سے ہمدردی اور اخوت کا دعویٰ ہے۔ آخر یہ جوش ایمان دبا نہ رہ سکا۔ اور نمودار ہو کے رہا ہمارے ہاں جو سلوک مسلمانوں سے ہو رہا ہے۔ ذرا اسے بھی ملاحظہ فرمایئے

(۱) آج ہر جگہ اتحاد اور یگانگت کا چرچا ہے۔ سوسائٹیاں، کلب انجمنیں اور سبھائیں قائم ہو رہی ہیں۔ راجوری کے ہندوؤں نے بھی قصبہ میں آریہ سماج اور سناتن سبھا۔ اور دیہات میں مہاجہ راجپوت کمیٹی قائم کر رکھی ہے لیکن ہم مسلمانان راجوری کو حکماً اس نعمت سے محروم کر دیا گیا۔ گویا ہم انسان نہیں۔

(۲) کسی مہذب حکومت میں کسی کے مذہبی معاملات میں دست اندازی نہیں کی جاتی لیکن راجوری میں ۱۹۱۴ء کے مفروضہ واقعہ سے نماز جمعہ پر پابندی عائد کر دی گئی بشکر ہے۔ کہ مسلمانوں نے موجودہ دور بیداری میں غیرت سے کام لیا۔ اور اس مذہبی مداخلت پر نافذ شدہ قانون کی دھجیاں اڑا دیں

(۳) مسلمانان راجوری میں سادات اور جرال راجپوتوں کے علاوہ زیادہ آبادی گوجروں اور بکروالوں کی ہے۔ جو صدہا سال سے زراعت پیشہ اور یہاں کے باشندے ہیں۔ جن میں سے آج کل بھی کئی ایک نمبردار اور ذیلدار ہیں لیکن انہیں دائرہ انسانیت سے خارج کر کے جرائم پیشہ قرار دیا گیا۔ اور ان کے مقابلے میں ہندو گدی اور دہیار شریف اور مہذب تسلیم کر دئے گئے۔

(۴) بیگار جسے "کار سرکار" کا برقعہ اڑھایا گیا ہے۔ محض مسلمانوں سے لی جاتی ہے۔ اور طرہ یہ کہ اجرت کا نام نہیں۔

(۵) مسلمانان راجوری صدہا سال سے زمینداری کے مالک رہے ہیں لیکن مہاراجہ گلاب سنگھ کے عہد میں میرپور سے مہاجنوں کو لا کر قصبہ میں آباد کیا گیا۔ آج ہندو افسران مقامی کی عنایات سے وہی اول درجے کے زمیندار بنے بیٹھے ہیں۔ راجوری آکر دیکھو۔ تو لون تیل بیچنے سے فرصت نہیں ملتی۔ اور ان زمینداروں سے اگر پوچھا جائے۔ کہ میاں ذرا آلات کشاورزی کے نام تو گن دو۔ تو لالہ صاحبان بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ زراعت پیشہ ہونے کے سارٹیفکیٹ لالہ صاحبان حاصل کر چکے ہیں لیکن زراعت سے بالکل بے خبر ہیں

(۶) ہندو سبھائی کی طرف سے علانیہ روپے اور زمین کا لالچ دیکر مسلمانوں کو بے دین بنایا جا رہا ہے۔ مثلاً شیخ نور محمد پٹواری کا واقعہ ارتداد مشہور ہے۔ اور یہ بھی سب جانتے ہیں۔ کہ دوبارہ مشرف باسلام ہونے پر اسے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں تبلیغ کا کام حکماً بند ہے۔ اور اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے۔ تو اس کی جائداد بحق سرکار ضبط۔ مثلاً شیخ عبدالعزیز صاحب نو مسلم آج دو برس سے مسلمان ہیں ان کی جائداد بحق سرکار مطابق دھرم شاستر جو منوجی نے برطانوی ہند کے لئے بلکہ ریاست کشمیر کے لئے وضع کیا تھا۔ ضبط کر لی گئی۔ انہیں قصبہ کے ہندوؤں نے کئی بار پیٹا۔ ان کی بیوی اور اولاد ان سے جبراً چھین لی گئی۔ اور کسی مسلمان کو بازپرس کی جرأت نہ ہوئی۔

(۷) ۱۹۱۴ء کے مفروضہ واقعہ کے بعد سے ہم مسلمانان راجوری کو ہندو افسران اور ہندو پبلک کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ آج اٹھارہ برس ہونے کو آئے ایک بھی ذمہ وار افسر یہاں مقرر نہیں ہوا اگر کوئی مسلمان افسر آیا بھی تو ہندوؤں کی سینہ زوریوں سے اسے ٹھہرنا نصیب نہ ہوا۔ مجھے بخوبی یاد ہے۔ آج سے چار پانچ برس پیشتر چودھری فیض اللہ خان صاحب تحصیلدار مقرر ہوئے تھے۔ آدمی تھے نماز گزار ہندوؤں کو ان کا مسجد میں عامۃ المسلمین کے پہلو بہ پہلو نماز باجماعت ادا کرنا ایک آنکھ نہ بھایا۔ اور خفیہ رجسٹریوں کی وہ بھرمار کی کہ بیچارے کو بدنام ہو کر یہاں سے جانا پڑا

(۸) فریضہ نماز کی سخت بندش ہے۔ اکثر مسجدیں بحق سرکار "زیر نزول" آکر مقفل پڑی ہیں۔ اللہ رے شان نزول۔

(۹) مسلمان اولیاء کی خانقاہوں پر ہندوؤں اور سکھوں کا قبضہ ہے۔ جو انہیں ہندو افسروں کو ڈوڈ سے بھیجنے کے صلے میں مرحمت ہوئی ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ اگر جرال سربرآوردہ حضرات نے اپنے گزشتہ اوج کے ان نشانوں کو جلد از جلد واپس نہ لیا۔ تو دس بیس برس بعد کشمیر والے دھینگا مشتی کے شنکر آچار یہ بھی نہاتما غلام استھان بن جائیں گے۔

(۱۰) قیاس کہتا ہے۔ کہ ڈوگرہ گورنمنٹ انگریزی کے زیر اقتدار ہیں لیکن راجوری کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ پوسٹماسٹر کیسے ہی سخت مزاج کیوں نہ ہوں (مجھے پنجاب میں رہنے کا اکثر اتفاق ہوا ہے۔ اور اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ بڑے درشت مزاج واقع ہوئے ہیں) یہاں آکر ہندوؤں کے حق میں موم سے زیادہ نرم اور مسلمانوں کے حق میں فولاد سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ پار سال کا واقعہ ہے جب مسلمانان راجوری کو ملک راج منصف کے خلاف چند شکایات کی وجہ سے عدالت عالیہ میں درخواستیں دینی پڑیں۔ تو باوجود رجسٹری کے بھی ان کا پتہ نہ چلا آخر مسلمانوں کو بھمبر اور شوپیاں کے مقامات پر جا کر درخواستیں روانہ کرنی پڑیں۔ افسروں کا موم ہو جانا معمولی بات نہیں۔ سب مایا کے کھیل ہیں۔ اور لکشمی دیوی کی عنایات۔

اب مسلمانان راجوری پر بھی سرینگر، جموں اور میرپور کی طرح ظلم و ستم کئے جا رہے ہیں۔ ڈاکہ زنی کے مفروضہ واقعات بنا کر ہندوؤں نے وہ چیخ و پکار کی ہے۔ کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور حکومت اندھا دھند فوجوں کو روانہ کر رہی ہے۔ فوجیں سیاہ بادلوں کی طرح ہم پر چڑھی چلی آ رہی ہیں۔ آتے ہی آٹے کی طرح پیس کر رکھ دیں گی۔ ہم مسلمانان پنجاب خاصکر آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں سے التجا کرتے ہیں کہ ہماری عزت و ناموس، جان و مال سب برباد ہو رہا ہے۔ خدا کے لئے ہمارے بچانے کی سبیل کریں۔ (نامہ نگار)

(بقیہ صفحہ ۸)

کا سلوک کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے ایسے لوگ بھی یہاں پہنچے ہیں۔ جن کے کئی آدمی مفقود الخبر ہیں۔ نہ وہ گرفتاروں میں ہیں۔ اور نہ زخمیوں میں۔ خدا جانے ان کی نعشوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔ عام افواہ یہی ہے کہ بہت سی نعشیں اسی رات شمشان بھومی میں لے جا کر جلا دی گئی تھیں۔

آتش زنی کے واقعات کی حقیقت

۱۳ راگست تک سپیشل مجسٹریٹ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ ملٹری رسالہ روزانہ گشت کرتا رہا۔ پچیس آدمی ملٹری کے بدھل بھیجے گئے۔ موضع درہال کے چند ہندو جو دوشنبہ کو راجوری آئے ہوئے تھے۔ واپس چلے گئے۔ چونکہ وہ اپنا تمام مال و اسباب پہلے ہی راجوری لے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ڈوگرہ شاہی کے ایما پر اپنے مکانات کو آگ لگا دی۔ مگر عین موقع پر ذیلدار درہال نے مجرموں کو پکڑ لیا۔ اسکی رپورٹ تھانہ میں پہنچ چکی ہے۔ اگرچہ علاقہ میں اکثر ایسے واقعات آتشزنی کے رونما ہو رہے ہیں۔ مگر یہ سب ہندوؤں کی چالیں ہیں۔ وہ پہلے اپنے مال و اسباب کو راجوری میں پہنچا دیتے ہیں۔ بعد میں خود ہی کسی مکان کے ٹوٹے ہوئے حصہ کو آگ لگا مسلمانوں کو مجرم بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (نامہ نگار)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۱ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

نمبر	نام	پتہ
1	محمد حسین صاحب	ضلع گجرات
2	حسن محمد صاحب	〃 〃
3	راجے خان صاحب	〃
4	فضل محمد صاحب مترجم ہائی کورٹ	لاہور
5	محمد انور صاحب	- لاہور
6	عبدالرحمٰن صاحب سب انسپکٹر پولیس	ریاست [illegible]
7	محمد اکبر صاحب	ڈیرہ غازی خاں
8	افتخار احمد صاحب اشرف	فیروزپور شہر
9	میر اللہ بخش صاحب تسنیم	گوجرانوالہ
10	نورداد صاحب	ضلع گجرات
11	فضل احمد صاحب	〃 〃
12	فتح محمد صاحب	〃 〃
13	ماسٹر علی بخش صاحب	〃 جالندھر
14	مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب	〃 گورداسپور
15	پیر بخش صاحب	〃 〃
16	دلا صاحب	〃 جالندھر
17	نور محمد صاحب - بی - اے - بی - ٹی	ضلع ہوشیارپور
18	غلام محمد خان صاحب	- چاند پور سلاڑکی
19	شیر محمد صاحب	لدھیانہ
20	صدر دین صاحب	ضلع گورداسپور
21	برکت علی صاحب	〃 جالندھر
22	جلال الدین صاحب	〃 〃
23	احمد دین صاحب	〃 گورداسپور
24	چوہدری عدالت خان صاحب	〃 ہوشیارپور
25	محمد دین صاحب	〃 〃
26	شیخ جمال الدین صاحب	〃 〃
27	علی محمد صاحب	〃 جالندھر
28	غلام رسول صاحب	〃 ہوشیارپور
29	ماسٹر محمد علی خان صاحب	〃 〃
30	عبداللہ صاحب	〃 فیروزپور
31	مولوی عبدالرشید صاحب	〃 لاہور
32	ماہی شاہ صاحب	ریاست فریدکوٹ
33	نور دین صاحب	〃 جموں
34	سخی محمد صاحب	〃 〃
35	عبدالرحمٰن صاحب	〃 پونچھ
36	ملک عبدالعزیز صاحب	امرتسر
37	فضل دین صاحب	〃
38	یوسف علی صاحب	〃
39	عطاء اللہ صاحب	〃
40	اللہ دتا صاحب	ضلع امرتسر
41	عبدالغنی صاحب	〃 〃
42	میاں صاحب دین صاحب	〃 سیال کوٹ
43	حافظ بدرالدین صاحب	〃 سرگودہا
44	میاں بہادر دین صاحب	〃 〃
45	سید تجمل حسین صاحب	〃 سیال کوٹ
46	برکت خان صاحب	〃 〃
47	میر زمان صاحب	〃 ہزارہ
48	میاں محمد شریف صاحب	〃 امرتسر
49	فقیر محمد صاحب	ضلع ریاسی جموں
50	محمد مختار احمد صاحب	〃 شیخوپورہ
51	سراج دین صاحب	ریاست پونچھ
52	مشتاق احمد صاحب	ضلع ملتان
53	محمد اکبر صاحب	〃 ہزارہ
54	سید عنایت حسین شاہ صاحب	〃 لدھیانہ
55	حاجی نذیر احمد صاحب	〃 〃
56	عبداللہ خان صاحب	〃 امرتسر
57	فضل دین صاحب	〃 〃
58	محمد شاہ صاحب	〃 جہلم
59	عبدالمجید صاحب	〃 〃
60	محمد عمر صاحب پسر علم الدین صاحب	〃 لاہور
61	محمد عمر صاحب ولد قادر بخش صاحب	ضلع لاہور
62	شاہ محمد صاحب	ضلع گجرات
63	مہدی خان صاحب	〃 گورداسپور
64	جان محمد صاحب	〃 〃
65	نواب دین صاحب	〃 〃
66	امام دین صاحب	〃 سیالکوٹ
67	علی محمد صاحب	〃 شہر
68	شیر محمد صاحب	ضلع 〃
69	شیر علی صاحب	〃 پشاور
70	عبدالحکیم صاحب	چھاؤنی نوشہرہ
71	غلام محمد صاحب	ضلع بارہ مولا کشمیر
72	چوہدری غلام محمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
73	چوہدری طالع محمد صاحب	〃 〃
74	چوہدری شیر محمد صاحب	〃 〃
75	چوہدری نواب خان صاحب	〃 〃
76	چوہدری رحمت علی ولد حاکمند صاحب	〃 〃
77	عبداللہ صاحب	〃 منٹگمری
78	چوہدری غلام حیدر صاحب	〃 〃
79	〃 رسول بخش صاحب	〃 〃
80	محمد بخش صاحب	〃 لدھیانہ
81	محمد ابراہیم صاحب	〃 〃
82	رحمت اللہ خان صاحب	〃 〃
83	فیض محمد خان صاحب	〃 〃
84	عمردین صاحب	〃 〃
85	خدا بخش صاحب	〃 سیال کوٹ
86	برکت علی صاحب	〃 〃
87	محمد دین صاحب	〃 شاہ پور
88	عبدالحکیم صاحب	〃 〃
89	محمد اسحاق صاحب	〃 سیال کوٹ
90	نور الٰہی صاحب	〃 شاہ پور
91	غلام رسول صاحب	〃 〃
92	دوست محمد صاحب	〃 〃
93	محمد شمیر صاحب	〃 〃
94	احمد دین صاحب	〃 سیال کوٹ
95	بشیر احمد صاحب	〃 〃
96	چوہدری فضل دین صاحب	〃 〃
97	چوہدری اللہ دتہ صاحب	〃 〃
98	چوہدری صوبے خان صاحب	〃 〃
99	محمد حسین صاحب	〃 〃
100	چوہدری حیات محمد صاحب	〃 〃
101	چوہدری عطاء اللہ صاحب	〃 لائل پور
102	اللہ دتہ صاحب	〃 〃
103	نذیر احمد صاحب	〃 〃
104	چوہدری ثناء اللہ صاحب	〃 〃
105	منشی خان صاحب	〃 〃
106	شیخ دین صاحب	〃 سیال کوٹ
107	خدا بخش صاحب	〃 〃
108	محمد الدین صاحب	〃 〃
109	حمید اللہ صاحب	〃 〃
110	مہر دین صاحب	ضلع سیال کوٹ
111	لال دین صاحب	〃 〃
112	منشی محمد عقیل صاحب	〃 گورداسپور
113	فتح علی صاحب	〃 〃
114	عبدالغنی صاحب	〃 سیال کوٹ
115	بشیر احمد صاحب	〃 شیخوپورہ
116	اللہ دتا صاحب	〃 سیال کوٹ
117	غلام حیدر صاحب	〃 گجرات
118	سردار خان صاحب	〃 〃
119	اللہ داد صاحب	〃 〃
120	لطیف صاحب	سیال کوٹ شہر
121	امام دین صاحب	ضلع مین پوری - یو - پی
122	مرزا عنایت اللہ صاحب	ضلع جموں
123	چوہدری غلام سرور صاحب	〃 لائل پور
124	چوہدری بشارت علی صاحب	〃 سیال کوٹ
125	حکیم محمد حسین صاحب	ریاست میسور
126	جہانگیر شاہ صاحب	ضلع ہزارہ
127	محمد شاہ صاحب	〃 〃
128	اکبر علی خان صاحب	〃 شاہجہانپور
129	احمد حسین صاحب	〃 〃
130	سرد خاں صاحب	〃 امرتسر
131	عطاء اللہ صاحب	〃 〃
132	محمد عالم صاحب	〃 سرگودہا
133	اللہ داد صاحب	〃 〃
134	بشیر احمد صاحب	〃 سیاں کوٹ
135	محمد نواز خان صاحب	〃 گوجرانوالہ
136	محمد اشرف صاحب	〃 سیال کوٹ
137	عبداللہ خان صاحب	گوجرانوالہ
138	ملک غلام حسن صاحب	ضلع جہلم
139	حبیب خان صاحب	〃 〃
140	راجہ شیر بہادر صاحب	〃 〃
141	عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃
142	محمد شریف صاحب	〃 سیال کوٹ
143	محمد صادق صاحب	〃 〃
144	حسین بخش صاحب	〃 〃
145	شیر محمد صاحب	〃 سیال کوٹ
146	محمد شریف صاحب	〃 گورداسپور
147	محمد جی صاحب	〃 ہزارہ
148	محمد یار صاحب	〃 ملتان

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیری ادویہ

سرحدی لوگ باوجود خلاف قواعد صحت تنگ و تاریک اور دھوئیں سے پُر کوٹھڑیوں میں رہنے کے کیوں تندرست و توانا ہوتے ہیں۔ اور ہر شئے ہضم کر سکتے ہیں۔ اس کا راز ان قدرتی بوٹیوں میں ہے۔ جو اسی ملک کے پہاڑوں میں پائی جاتی ہیں۔ حکیم حاذق مفتی محمد منظور صاحب نے نہایت جانفشانی اور زر کثیر صرف کر کے ان بوٹیوں کو تلاش اور چار بے نظیر دوائیں تیار کی ہیں۔ جو فائدہ عام کے لئے اب مشتہر کی جاتی ہیں۔

حب منظور طاقت کی بے نظیر دوا ہر قسم کی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی صہ

سل و دق کی دوا اگر تیسرے درجہ کے آخیر تک نہ پہنچ چکی ہو۔ تو انشاء اللہ یقینی صحت ہو۔ قیمت لعہ

سرمہ منظور آنکھ کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۱ ؎

ست سلاجیت اصلی ہزاروی۔ بالکل خالص قیمت فی تولہ ۱۲ ؍

ہر چہار ادویہ کے متعلق حکیم صاحب سے براہ راست بھی خط و کتابت ہو سکتی اور وہ وی۔ پی دواں سے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ پتہ یہ ہے۔ حکیم مفتی محمد منظور صادق قریشی بمقام پکھلہ ڈاک خانہ ڈھوڈیال ضلع ہزارہ

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے

ضعف بصر۔ گکرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا خارش چشم۔ پانی بہنا دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند ابتدائی سونیابند وغیرہ غرضیکہ یہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ ۲ محصولڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحبان خود بھی موتی سرمہ ہی استعمال فرماتے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد صادق صاحب۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ جنرل ہسپتال آباب دبرہا سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پہلے بھی آپ کا سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب مجھے اپنے لئے ضرورت ہے۔ براہ کرم ایک تولہ جلد بذریعہ وی پی بھیج دیں۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بوڑھے کو جوان اور جوان کو نوجوان بنانا اس اکسیر کا ادنی کرشمہ ہے۔ آپ ان سردیوں میں اکسیر البدن استعمال کر کے اپنے اندر طاقت کا بھاری ذخیرہ جمع کر سکتے ہیں قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

حکیم صاحبان تو اکسیر البدن کی ہی تعریف کرتے ہیں

جناب مولانا حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں۔ وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ مجھے کمر درد کی سخت شکایت تھی۔ یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی سخت لاچار تھا آپکی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہو گئی۔ واقعی یہ دوا مقوی اعضا مقوی دماغ اور مقوی جسم دباہ ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حب رحمانی (رجسٹرڈ)

دوستو! یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں ہر انسان نسخہ دیکھتے ہی خود بخود معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہ ترکیب کردہ گولیاں کس قدر اپنے اندر برقی اثر رکھتے ہوئے قیام بدن کیلئے کیسی مفید اور بابرکت ہونگی۔ پس انکا استعمال ہر حال میں از بس ضروری ہے حب رحمانی:۔ کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد موتی۔ کیسر جدوار خطائی۔ مشک سے طیار کی گئی ہیں۔ قوت مردمی کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ اور ہیجے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور زندہ درگور ہونے کی وجہ سے یہ دنیا تیرہ و تار نظر آتی ہو۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی کے ہاتھ میں ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حب رحمانی ہی ساتھ دیگی۔ یا حرارت غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہو۔ کمزوری دل روز بروز بڑھتی جاتی ہو۔ تو بالخصوص ایسی حالت میں حب رحمانی مفید ہو گی۔

غرض تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دے کر از سر نو تازگی پیدا ہوگی۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ان کے فوائد عجیبہ۔ اور اثرات تحریر میں نہیں آ سکتے۔ صرف اسی قدر بس ہے۔ ملنے کا پتہ عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

گکروں کا امریکن علاج

مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ کے ایک مشہور معالج چشم ڈاکٹر نے گکروں کے علاج کے واسطے ایک نسخہ دیا تھا۔ جس سے بہت لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اسے اب فائدہ عام کیواسطے فروخت کیا جاتا ہے۔ گکروں کے واسطے بہت فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ ؍

آدیسی روپ بالخصوص عورتوں کی ہر قسم کی اندرونی تکالیف کے واسطے بے نظیر نسخہ ملک ہالینڈ کے ڈاکٹروں کا ایجاد کردہ ہے۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۸ ؍

اکسیر البدن عربی یہ وہ نسخہ ہے۔ جو اخبار بدر میں کسی زمانہ میں مشتہر ہو کر مقبول عام ہو چکا ہے بدن کے ہر جزو کو قوت دیتا ہے۔ قیمت بیس روز کی خوراک ۱۲ ؍

ست سلاجیت کوہ ہمالیہ بہت محنت سے بہت دور سے منگوائی گئی ہے۔ بوڑھوں کو اکسیر کا کام دیتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ؍

ڈچ میڈیکو
قادیان

فرشی دری

دریاں ۳×۳ گز مربع تک۔ نواڑ ایجرو یپر سیر۔ کرایہ ریل ہمارے ذمہ۔ نیز فرنیچر خرید فرمائیں۔ مال بنانے والے سے خرید کر اپنی ضروریات پوری کیجئے۔ ایچ برادرس

H-Brothers

ایچ برادرس۔ ذخیرہ بریلی۔ (یو۔ پی)

تجارت پیشہ اصحاب الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

نوٹس ضروری

دفتر زمیندارہ بنک قادیان ضلع گورداسپور کا اعلان ہیں اس سے پہلے کے اخبار میں ایک اعلان شائع کر چکا ہوں۔ اب پھر اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مندرجہ ذیل ممبران بنک اس بنک سے قرض لے کر نامعلوم وجہ سے عدم پتہ ہیں۔ پتہ

ولی محمد ولد محمد خلیل صاحب مناری فروش تھے۔

اللہ دتا ولد محمد رمضان لکڑی کی دوکان کرتے تھے

لال خاں ولد محمد افضل خاں پرچون کی دوکان کرتے تھے

ان کے ذمہ بنک کا قرضہ ہے مہربانی کر کے یہ صاحب خود بخود اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ جلد سے جلد ادا کر دیں تاکہ کسی قسم کی مزید کارروائی دفتر کو نہ کرنی پڑے

خادم محمد ابراہیم سیکرٹری زمیندارہ بنک قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہندو اخبارات نے اب علاقہ پونچھ کے مسلمانوں کی تباہی کے وجوہ پیدا کرنیکا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھ رہے ہیں۔ کہ وہاں بھی حالات روز بروز خراب ہو رہے ہیں۔ شورش کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ راجہ صاحب معہ سرکاری افسروں کے قلعہ بند ہو گئے ہیں۔ دو تین روز میں مشہور کیا جائیگا۔ کہ مسلمان ہندوؤں کو لوٹنے لگے ہیں۔ اور اس کے بعد فوراً ان پر آتش باری شروع کر دی جائیگی۔ گورنمنٹ ہند پونچھ میں اپنی فوجیں بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کشمیر نے مسٹر جارڈین اسسٹنٹ ریذیڈنٹ کشمیر کو اپنا فائننس اور پولیس منسٹر مقرر کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بعض اور انگریز بھی بطور وزیر مقرر ہونے والے ہیں۔

تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سوپور اور بارہمولا میں ریاست نے مسلمانوں پر گولی چلا دی۔ سوپور میں ایک اور بارہمولا میں دو مسلمان جان بحق ہوئے۔ اور متعدد زخمی

مظفر آباد (کشمیر) سے بھی فسادات کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ جہاں افواج روانہ کر دی گئی ہیں۔ ۲۹ر جنوری سے وادی جہلم کی سڑک آمد و رفت کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ پیر حسام الدین اور بعض دوسرے مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سری نگر سے ۳۰ جنوری کی خبر ہے۔ کہ میر واعظ یوسف شاہ کو محلہ خانیار میں لوٹ لیا گیا۔ مگر فوجی امداد کے بروقت پہونچ جانے سے مزید تصادم رک گیا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ میرواعظ کی مسلمانوں میں کیا قدر و وقعت باقی رہ گئی ہے۔

۲۸ جنوری کو وزیر ہند نے لندن میں آلۂ نشر صوت کے ذریعہ ہندوستان کی صورت حال پر تقریر کی۔ جس میں کہا۔ اب حالات میں اصلاح ہو رہی ہے۔ ہر حصہ ملک میں شورش کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب تک کانگرس کی سرگرمیاں بند نہ ہوں۔ حکومت نظام و امن کے قیام کے متعلق اپنی ذمہ واریوں میں کوئی کمی نہیں کریگی۔ ہم اپنے دوستوں کا ضرور ساتھ دیں گے۔ خواہ وہ ہندوستانی ہوں۔ یا انگریزی حکام خاتمہ پر آپ نے کہا۔ کتے بھونکتے رہتے ہیں۔ اور قافلہ گزر جاتا ہے۔

بارسلونا سے ۲۸ جنوری کی اطلاع ہے کہ رومن کیتھولک فرقہ کو ہسپانیہ سے بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ آج ان کے تمام اسکول بند کر دئے گئے۔ پادری وغیرہ اپنے کاغذات کتابیں تصویریں اور دوسرا سامان اٹھائے جا رہے تھے۔ حکومت نے حکم نافذ کر دیا ہے۔ کہ اس فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کو ہسپانیہ میں رہنے کی ممانعت ہے۔ اور ان کی تمام جائداد ضبط کر لی گئی ہے۔

ریاست کشمیر کی موجودہ مشکلات کا صحیح علاج

سکرٹری صاحب مسلم پبلسٹی بورڈ سری نگر سے یکم فروری کو الفضل کے نام حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں۔

یہ معلوم ہونے پر کہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب بیمار ہیں۔ اور ان کے ساتھ عام اخلاقی قیدیوں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ پروٹسٹ کیا گیا۔ جس پر اب آپ کو سپیشل کلاس دے دی گئی ہے۔ مولانا میرک شاہ صاحب ممبر آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے وزیر اعظم کو تار دیا ہے۔ کہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی رہائی۔ اور ایمرجنسی ایکٹ کی تنسیخ ہی موجودہ مشکلات کا صحیح علاج ہے۔ لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ اس لئے پھر تار دیا گیا۔ اس امر کی کوشش شروع ہے کہ دوسرے سیاسی قیدیوں کو بھی سپیشل کلاس کی مراعات حاصل ہو جائیں۔

چین و جاپان کے تعلقات عرصہ سے کشیدہ چلے آتے تھے مگر منچوریا میں جاپان کی پیش قدمی سے اور بھی خراب ہو گئے۔ اب مناقشت نے باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ ۲۹ر جنوری کی صبح جاپانی ہوائی جہازوں نے شنگھائی پر بم باری کی۔ جس سے دو ہزار چینی زخمی ہوئے۔ دوپہر کو جاپانی فوج نے ریلوے سٹیشن پر حملہ کر دیا۔ مگر چینیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک جاپانی ہوائی جہاز نے بین الاقوامی علاقہ میں بم پھینک دیا۔ جس سے جائداد کو نقصان پہونچا۔ چینی حکومت نے جاپان کے اس جارحانہ اقدام پر جمعیتہ الاقوام سے امداد طلب کی ہے۔ چنانچہ لیگ کی کونسل نے اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر کے دونوں حکومتوں کو اطلاع دی ہے کہ اس کے فیصلے تک جنگ و جدال ملتوی رکھیں۔

نانکن سے ۳۱ جنوری کی اطلاع ہے کہ چین کی قومی حکومت نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے جاپانی سفیر نانکن سے روانہ ہو گیا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ نے اپنے جنگی جہاز بھیج دئے ہیں۔ تا اپنی رعایا کی حفاظت کی جا سکے

بولشویک حکومت نے جاپانی افواج کو مشرقی چین کی ریلوے سے جانے کی اجازت نہیں دی۔ جس سے روس و جاپان کی سیاسی کشیدگی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے

الہ آباد سے ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ ایک قریبی گاؤں میں مسلمانوں نے گائے ذبح کی۔ جس پر ہندوؤں نے حملہ کر دیا۔ اور فرقہ وار فساد میں دو مسلمان اور چار ہندو زخمی ہو گئے۔ پولیس بٹھا دی گئی ہے۔

بمبئی میں کانگرسیوں کی شرارت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ۳۱ جنوری کو پولیس پر جو ملزموں کو گرفتار کرنے آئی۔ حملہ کر دیا۔ ایک پولیس چوکی پر بھی حملہ کیا۔ اور اس کے ٹیلیفون کے تار کاٹ دئے۔ سڑکوں پر الاؤ جلائے گئے۔ بازار کی روشنی گل کر دی۔ ٹرام کی آمد و رفت روک دی۔ پولیس کی ایک اور چوکی توڑ دی۔ کئی بار گولی چلانی پڑی۔ جس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ بعض لوگ معمولی طور پر زخمی ہوئے۔

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۳۱ جنوری دہلی میں ہوا۔ جس میں ۲۴ مسلم اکابر شریک ہوئے۔ دستوری کمیٹیوں میں عدم شرکت کا مسئلہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا۔ ایک وفد وائسرائے سے اس بارہ میں ملاقات کرے گا۔ اور ۷ر فروری کے اجلاس میں اس کے نتائج پیش کئے جائیں گے۔ صوبہ سرحد کے متعلق حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ متشددانہ کارروائیاں بند کر دے۔ آرڈیننس واپس لے لے۔ غیر منصف افسروں کو تبدیل کر دے۔ اور جو قیدی تشدد کے مرتکب نہیں ہوئے انہیں رہا کر دے۔

مدراس ۳۰ جنوری: سری ہری کوٹا میں دو فرقوں میں فساد ہو گیا اس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے دو آدمی ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔

نئی دہلی یکم فروری۔ آج فرنچائز کمیٹی اور فیڈرل کمیٹی کے اجلاس منعقد ہوئے۔ فرنچائز کمیٹی ۲ر فروری کو آگرہ جائیگی۔ اور تین روز لکھنؤ میں ٹھہر کر روانہ ہوگی اور توقع ہے اپریل سے آئندہ موسم سرما میں اس کے پھر اجلاس منعقد ہوں گے۔ فیڈرل کمیٹی

(عبدالرحمان قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)